فون نمبر ۹۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۰ہش ۲۱ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ ۷۱

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۱۹ ہجرت کی رپورٹ میں مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

"حضور اقدس کو آج شام پھر چکروں کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گلے میں تا حال درد ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کا بڑا بچہ عزیز فہیم احمد شدید بیمار ہے اسے بغرض علاج لائل پور لے جایا گیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے

۲۵ شہادت ۱۳۵۰ (۲۵ اپریل ۱۹۷۱ء) بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الرشید اختر صاحبہ کا نکاح مکرم کیپٹن محمود احمد صاحب (برادر اصغر مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ جرمنی) ابن محترم میاں عبدالرحیم صاحب نون جہلم کے ہمراہ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وقفِ عارضی پر جانیوالے دوستوں کی توجہ کے لئے

وقفِ عارضی پر جانے والے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یا نظارت ہذا کو اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت وفد نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔ دفتر ہر وفد کی علیحدہ فائل کھولتا ہے۔ وفد نمبر لکھنے سے آپ کے کام کی رپورٹ آپ کی فائل میں شامل کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ بصورت دیگر رپورٹ کے غلط فائل میں داخل ہونے کا احتمال ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی سچی متابعت کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نُور عطا ہوتا ہے

اور ابرِ نیساں کے رنگ میں نکات معرفت اور معارفِ دقیقہ اس کے دل پر برستے ہیں

"جب انسان فُرقانِ مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلّی حوالہ کر دیتا ہے۔ اور کامل محبت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے اور کوئی اعراضِ صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا۔ تب اس کی نظر اور فکر کو حضرتِ فیاضِ مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے جس سے عجیب غریب لطائف اور نکات علمِ الٰہی کے جو کلامِ الٰہی میں پوشیدہ ہیں اس پر کھلتے ہیں اور ابرِ نیساں کے رنگ میں معارفِ دقیقہ اس کے دل پر برستے ہیں۔ وہی معارفِ دقیقہ ہیں جن کو فرقانِ مجید میں حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا یعنی خدا جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پا لیا سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحرِ محیط کے رنگ میں ہیں جو کلامِ الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقائقِ حقّہ اُن کے نفسِ آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں۔ اور کامل صداقتیں اُن پر منکشف ہوتی رہتی ہیں اور تائیداتِ الٰہیہ ہر یک تحقیق اور تدقیق کے وقت کچھ ایسا سامان اُن کے لئے میسر کر دیتی ہیں جس سے بیان ان کا ادھورا اور ناقص نہیں رہتا اور نہ کچھ غلطی واقع ہوتی ہے۔ سو جو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف و نکات و ادلّہ و براہین ان کو سُوجھتے ہیں وہ اپنی کمیّت اور کیفیت میں ایسے مرتبہ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائید صمدی اُن کی پیش رَو ہوتی ہے۔ اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوارِ قرآنی اُن پر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دُود آمیز روشنی سے کُھل نہیں سکتے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۵ تا ۴۸۴)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ر ہجرت ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتۂ قرآن مجید منانے کی غرض و غایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمام جماعتوں میں ۱۵ر ہجرت تا ۲۱ر ہجرت (مطابق ۱۵ر مئی تا ۲۱ر مئی) ہفتہ قرآن مجید منایا جائے چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ربوہ کے جملہ محلہ جات میں اور اسیطرح بیرونی مقامات کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ میں ان تاریخوں میں روزانہ اجلاس منعقد کر کے قرآن مجید کے فضائل اس کی روحانی تاثیرات اور عظیم الشان برکات پر سلسلہ وار تقاریر ہوئیں۔

ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ ہفتہ محض تقاریر کرنے اور سننے کی غرض سے نہیں منایا گیا تھا بلکہ اس کی غرض یہ تھی کہ ہم اس حقیقت سے ایک دفعہ پھر اچھی طرح آگاہ اور باخبر ہو جائیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہم خود قرآنی علوم اور اس کے معارف سے آگاہ ہو کر اسے اپنا دستور العمل نہ بنائیں اور اس کے انوار سے اپنے سینہ و دل کو منور کر کے دوسروں کو بھی ان انوار ان کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور کریں۔ قرآنی علوم و معارف سے آگاہ ہونے، قرآن پر عمل پیرا ہو کر خود اپنی زندگیوں میں انقلاب بپا کرنے اور پھر دوسروں کو بھی اس پر عمل پیرا کر کے ان کی زندگیوں میں بھی انقلاب لانے کی اس عظیم ذمہ داری کے پیش نظر ہی حضور ایدہ اللہ نے خدائی فیصلہ کے بموجب خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد سے جماعت میں تعلیم القرآن کی سکیم پوری شد و مد کے ساتھ جاری فرمائی ہوئی ہے اور حضور اپنے خطبات میں قرآن سیکھنے اور قرآن پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت مسلسل واضح فرماتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت سے دنیا میں از سر نو جاری ہوئی ہے اور حضور علیہ السلام کے بعد حضور کے خلفاء اسے خدائی اذن کے ماتحت پورے زور شور سے جاری رکھتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ وہ آسمانی سکیم ہے جس کے ساتھ نہ صرف ہماری بلکہ کُل دنیا کی نجات وابستہ ہے۔

قرآن مجید سیکھنے اور قرآنی تعلیم پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ر جولائی ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ دل میں قرآن کریم کی محبت نہ ہو۔ جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو، جب تک کہ آپ اس کو کما حقہٗ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں۔ پس جب تک آپ قرآن کریم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور اگر آپ نے اس غرض کو جس کے لئے یہ جماعت قائم کی گئی ہے حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں"

(الفضل ۷ر اگست ۱۹۶۶ء)

ہفتہ قرآن منانے کی غرض و غایت یہی تھی کہ قرآنی علوم سیکھنے اور قرآن مجید پر عمل پیرا ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کی یہ اہمیت ایک دفعہ پھر پوری جامعیت کے ساتھ ہم پر واضح ہو جائے اور اس یاد دہانی کے بعد ہم اور بھی زیادہ مستعدی اور جذبہ و جوش کے ساتھ قرآنی علوم سیکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں منہمک ہو جائیں۔ گو ہفتہ قرآن اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے لیکن وہ غرض و غایت جس کے تحت یہ ہفتہ منایا گیا تھا اور وہ غرض و غایت جس کے تحت تعلیم القرآن کی تحریک جاری کی گئی ہے وہ ختم نہیں ہوئی اور نہ کبھی ختم ہو سکتی ہے وہ جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ پس ہفتۂ قرآن منانے کے بعد قرآنی علوم سیکھنے اور قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داری اب اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ قرآنی علوم سیکھنے اور قرآنی انوار کی دنیا میں اشاعت کرنے کی جدوجہد اب اور بھی زیادہ تیز ہو جانی چاہیئے اور اس بارہ میں ہمارا جذبہ و جوش فزوں سے فزوں تر ہو جانا چاہیئے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ ایک تو وہ ہفتۂ قرآن کی تفصیلی رپورٹیں بلاتاخیر نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں بھجوائیں۔ دوسرے وہ اس غرض و غایت کو پورا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں جس کے پیش نظر یہ ہفتہ منانے کا اہتمام کیا گیا تھا اور وہ یہی ہے کہ قرآنی علوم و انوار سے خود بہرہ ور ہونے اور دنیا بھر کے لوگوں کو ان سے بہرہ ور کرنے کی جدوجہد میں ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے یہاں تک کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس مقبول دعا کا عملی ظہور منصۂ شہود پر آجائے۔

پانی کر دے علوم قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا۔ لیکن قبل اس کے کہ ایسا ہو خدا تعالےٰ ہمیں خدمت قرآن کا موقع دے کر ہمیں مستحق ثواب بناتا اور اپنے افضال و انعامات سے نوازنا چاہتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خدمت کے اس موقع کو ضائع کرنے والے نہ بنیں بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اللہ تعالےٰ کے بے اندازہ افضال و انعامات کا وارث بنائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

کلام خدائے جہاں

نہیں اس میں کچھ شک نہ وہم و گماں ہے
کہ قرآں کلام خدائے جہاں ہے

عجب اس کی عظمت عجب شان اس کی
محمدؐ کو خالق کا یہ ارمغاں ہے

از حرفِ آغاز تا حرفِ آخر
سراسر محمدؐ ہی کی داستاں ہے

ہر اک حرف اس کا ہے مانندِ انجم
فلک پر ہو جیسے کھلا کہکشاں ہے

ہر اک لفظ اس کا ہے مثلِ گلِ تر
یہ خوش رنگ پھولوں کا اک بوستاں ہے

سطور اس کی گویا ہیں موتی کی لڑیاں
چمک سے ہوئی بند چشمِ جہاں ہے

مضامین میں اسکی ایسی ہے ندرت
نہ دیگر صحائف میں اس کا نشاں ہے

مصفا سا اک آئینہ ہے یہ قرآں
رُخِ کبریا جس سے پرتو فشاں ہے

یہ انوارِ رب الوریٰ کا ہے مرکز
یہی محورِ بزمِ روحانیاں ہے

خدا تک رسائی کا ہے یہ وسیلہ
یہ عرشِ الٰہی کا اک نردباں ہے

بتاتا ہے ہم کو یہ راہِ ہدایت
کلیدِ درِ باغِ خلد و جناں ہے

گنہ سوز اس کے ہیں احکام سارے
جہنم کے شعلوں سے وجہ اماں ہے

ہوا اس کے حملوں سے شیطان پسپا
یہ مومن کے ہاتھوں میں سیف و سناں ہے

قیودِ زمان و مکاں سے ہے بالا
خدائے یگاں کا یہ زندہ نشاں ہے

یہ اک بحرِ اعظم ہے کُل برکتوں کا
یہی خیر کا قلزمِ بے کراں ہے

شریعت کے ہر ایک امر و نہی کا
ہوا اس میں سب کا مفصّل بیاں ہے

کلام اس کا ایسا بلیغ و فصیح ہے
کسی سے جواب اس کا ممکن کہاں ہے

فصاحت کے جوہر جو اس نے دکھائے
عرب کی ہوئی کُند تیغِ زباں ہے

اسی کے ہے سائے میں تسکین و راحت
یہ الطافِ رحماں کا اک سائباں ہے

ہے قرآں مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک
سرورِ دل و جان و روح و رواں ہے

دلِ مضطرب کو یہ وجہ سکوں ہے
یہی باعثِ چین و آرامِ جاں ہے

ہے ممکن کہاں اسکی توصیف عاجز
قلم میں نہ یارا نہ زورِ بیاں ہے

(سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث "ان لمھدینا آیتین" کا ظہور

(از مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

احادیث میں آتا ہے
"عن محمد بن علی قال
ان لمھدینا آیتین لم
تکونا منذ خلق السموات
والارض ینکسف القمر
لاول لیلۃ من رمضان
وتنکسف الشمس
فی النصف منہ ولم
تکونا منذ خلق اللہ
السموات والارض"
(دارقطنی ص۱۸۸ بحار الانوار
جلد۱۳ ص۱۵۵ اکمال الدین ص۳۶۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
"یہ دارقطنی کی حدیث ہے کہ مہدی موعود کی یہ بھی نشان ہے کہ خدا اس کے لئے اس کے زمانہ میں یہ نشان ظاہر کرے گا کہ چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے راتیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی ۱۳ تیرھویں۔ ۱۴ چودھویں۔ ۱۵ پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا اور یہ دونوں خسوف کسوف رمضان میں ہونگے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہونگے چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے۔ ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں۔ دوسری مرتبہ امریکہ میں۔

اور ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے۔ نشان کے طور پر یہ خسوف کسوف صرف ہمارے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہوا اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہو گیا اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔

اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا بلکہ یہ نص صریح ہے۔ الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ کیونکہ لم تکونا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے، جس کے یہ معنے ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ تو لفظ لم یکونا مذکر کے صیغہ سے چاہیئے تھا نہ کہ لم تکونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آیتین ہے یعنی دو نشان کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ خسوف کسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیئے اور بصورت اس صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے غرض صرف خسوف کسوف خواہ ہزار مرتبہ ہوا ہو اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا۔"
(چشمہ معرفت ص۳۱۴-۳۱۵ حاشیہ)

خلاصہ یہ کہ "یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) چاند کا گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اسکے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو"
(تحفہ گولڑویہ ص۲۹)

اور ایسی نظیر پیش کرنے والے کے لئے یہ بھی فرمایا کہ:-
"تین ہزار روپیہ ملیگا" (نور الحق حصہ دوم ص۲۱ ترجمہ از عربی)

حدیث کے علاوہ اس پیشگوئی کا ذکر اور اس کی خبر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

یسئل ایان یوم القیامۃ
فاذا برق البصر وخسف
القمر وجمع الشمس والقمر
یقول الانسان یومئذ
این المفر (القیامۃ)

منکر پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہے ہم بتاتے ہیں کہ وہ تب ہوگی جب آنکھیں متحیر رہ جائیں گی یعنی ایسے حادثات ہونگے کہ انسان کو حیرت میں ڈال دیں گے اور چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند جمع کر دئے جائیں گے یعنی اسی ماہ میں چاند گرہن کے بعد سورج کو بھی گرہن لگے گا۔ تب اس روز انسان کہے گا کہ اب بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟

چونکہ مسیح کی آمد بھی قیامت کے قریب زمانہ میں بتائی گئی ہے اس لئے گرہن کی یہ پیشگوئی بائیبل کے بعض صحیفوں میں ان لفظوں میں بیان کی گئی ہے کہ:-

۱۔ "دیکھو خداوند کا وہ دن آتا ہے جو غضب میں اور قہر شدید میں سخت دہشتناک ہے تاکہ ملک کو ویران کرے اور گنہگاروں کو اس پر سے نیست و نابود کر دے۔ کیونکہ آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور میں جہان کو اس کی برائی کے سبب سے اور شریروں کو ان کی بدی کی سزا دونگا (یسعیاہ ۱۳/۹-۱۳)

۲۔ "میں آسمان اور زمین میں عجائب قدرتیں ظاہر کرونگا یعنی لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جائیگا پیشتر اس کے کہ خداوند کا بڑا اور ہولناک دن آ پہنچے" یوایل ۲/۳۰-۳۱)

۳۔ "سورج اور چاند تاریک ہو جائینگے"
(یوایل ۳/۱۵)

۴۔ "اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا"
(متی ۲۴/۲۹)

ایسا ہی حزقیل ۳۲/۷ مرقس ۱۳/۲۴-۲۵ لوقا ۲۱/۲۵ میں بھی چاند و سورج گرہن کی خبر پائی جاتی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی کے ذریعہ اتمام حجت کئے بغیر عذاب نہیں نازل کیا کرتا جیسا کہ آیت

"وما کنا معذبین حتی
نبعث رسولاً" (بنی اسرائیل ع۲)

سے عیاں ہے۔ بلکہ بائیبل میں استثنا ۱۸/۱۹ ۲۸/۲۵ متی ۲۴/۲۹-۳۰ لوقا ۱۷/۲۲-۳۰ اور گلتیوں ۳/۲ سے بھی ثابت ہے کہ حضرت لوطؑ کے آنے کے بعد عذاب اور طوفان وغیرہ نازل کئے گئے۔ پس سورج اور چاند گرہن کا نشان ظاہر کرتا ہے کہ اس سے پیشتر خدا کا موعود امام زمانہ آ چکا ہوگا جس کی تکذیب و تکفیر کی وجہ سے نشان گرہن کسی بڑے عذاب کے لئے بطور ارہاص کے نمودار ہوگا سو ویسا ہی ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء/۱۸۹۱ء مطابق ہش ۱۳ میں اعلان کیا کہ حضرت مسیح ناصری وفات پا چکے اور آنے والا امام مہدی اور مسیح موعود خدا کی وحی اور الہام کے ماتحت میں ہوں آپ کے اس دعویٰ کے ساتھ ہی سنت اللہ کے مطابق مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور خدا تعالیٰ نے ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تمام شرائط کے عین موافق آسمان پر گرہن ظاہر کر کے آپ کی صداقت کا اعلان عام فرما دیا یعنی آپ کے دعوے مہدویت کے بعد ماہ رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن ہو گیا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ:-

"میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لئے جس کی ابھی تک تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے۔ کیونکہ جب کہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔ (تحفہ گولڑویہ ص۳۳)

سچ ہے کہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے من نعرہ زن چون بیقرار
یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کام

(از مسیح موعودؑ)

۱؎ ملاحظہ ہو حجج الکرامہ ص۳۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث گرہن پر اعتراضات کے جوابات

اب میں ان چند اعتراضات کا جواب پیش کرتا ہوں جو مخالفین کی طرف سے اس حدیث پر کئے جاتے ہیں۔

پہلا اعتراض } یہ کیا گیا ہے کہ یہ گرہن چاند کی پہلی تاریخ کو اور سورج کی درمیانی تاریخ ہونا چاہیئے تھا۔

جواب اوّل } اگر پہلی تاریخ مراد ہوتی تو حدیث میں قمر کے لفظ کی بجائے ہلال کا لفظ ہوتا۔ کیونکہ عربی زبان میں تین یا سات تاریخ تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں نہ کہ قمر۔ چاند عربی لغت میں لکھا ہے "وقمر بعد ثلاث لیل الی آخر الشھر واما قبل ذالک فھو ھلال" (المنجد صفحہ ۶۶۸ بیروت ۱۹۲۵ء)

یعنی قمر تین رات کے بعد سے آخر ماہ تک کے چاند کو کہتے ہیں اور اس سے قبل وہ ہلال کہلاتا ہے۔

پس حدیث میں لفظ قمر بتاتا ہے کہ چاند گرہن پہلی تاریخ کو نہیں بلکہ چاند گرہن کی تواریخ میں سے پہلی تاریخ کو ہوگا۔ اور سورج کو سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو گرہن ہونا مراد ہے۔ ورنہ پہلی تاریخ کو گرہن تو نظر ہی نہیں آسکتا۔ پھر وہ نشان کیونکر ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے کئی جواب فرمائے ہیں۔ مثلاً فرمایا:-

"جب کہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے اور بالاتفاق قمر اس کو کہتے ہیں جو تین دن کے بعد یا سات دن کے بعد کا چاند ہوتا ہے تو اب ہلال کو کیونکر قمر کہا جائے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱)

جواب دوم } گرہن کے لئے قانون الٰہی ہمیشہ سے یہ ہے کہ

(ا) "خسوف قمر ..... در غیر تاریخ سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم۔ اتفاق نمی افتد۔ ہمچنیں کسوف شمس نزد اقتران قمر بشکل خاص در غیر تاریخ بست و ہفت، و بست و ہشت و بست و نہم نمی شود" (حج الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

یعنی چاند کو گرہن ۱۳-۱۴-۱۵ کے سوا کبھی نہیں ہوتا ایسا ہی سورج کو گرہن ۲۷-۲۸-۲۹ کی تواریخ کے سوا نہیں ہوا کرتا۔

(ب) مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے قول اھل الھیئۃ لا یمکن کسوفھا فی غیر یوم السابع او الثامن او التاسع والعشرین" کہ سورج گرہن ہیئت دانوں کے نزدیک ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخ کے سوا کبھی ممکن نہیں" (مرقاۃ حاشیہ مشکوۃ صفحہ ۴۳۱)

معزز ناظرین! جبکہ چاند گرہن کی تین راتیں اور سورج گرہن کے تین دن مقرر ہیں اس لحاظ سے یہ گرہن نو مختلف طریقوں سے بصورت ذیل ہو سکتا تھا۔

	چاند گرہن	سورج گرہن
۱	۱۳	۲۷
۲	۱۳	۲۸ موعود تاریخ گرہن
۳	۱۳	۲۹
۴	۱۴	۲۷
۵	۱۴	۲۸
۶	۱۴	۲۹
۷	۱۵	۲۷
۸	۱۵	۲۸
۹	۱۵	۲۹

مگر خدا تعالیٰ نے ۱۳ تاریخ، ۲۸ تاریخ کو گرہن لگا کر عملاً بتا دیا ہے کہ پہلی اور درمیانی سے مراد چاند گرہن کی پہلی اور سورج گرہن کی درمیانی تاریخ ہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج ۱۸۹۴ء میں فرمایا تھا کہ:-

"حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے اور اس پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد آخیر مہینہ تک بولا جاتا ہے ..... جس پر تمام اہل عرب کا اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان میں سے اس کا مخالف نہیں اور نہ انکاری ..... اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب مسمّی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے شعر اور قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دیں گے اگر تو اس کے برخلاف ثابت کر سکے" (ترجمہ از عربی نور الحق حصہ دوم صفحہ ۱۰-۱۱)

مگر پون صدی گزر جانے کے باوجود ابھی تک کوئی شخص آپ کے اس چیلنج کو قبول کر کے آپ کی دلیل کو توڑ نہیں سکا کہ انعام کا مستحق قرار پاتا۔

(باقی)

چندہ خدام الاحمدیہ اور دیہاتی مجالس

آج کل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے (سابق سندھ کے علاقہ میں ہو چکی ہے) زمیندار خدام فصل کے موقعہ پر ہی اپنے چندے دے سکتے ہیں کیونکہ انہیں آمد ہوتی ہے ہماری دیہاتی مجالس کے قائدین کو چاہیئے کہ وہ اس موقعہ پر کوشش کر کے جملہ خدام سے ان کے چندے معہ بقایا وصول کر لیں کیونکہ اس وقت اس کی ادائیگی زمیندار بھائیوں پر آسان ہے بعد میں مشکل ہوگی۔

چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع پوری شرح کے ساتھ جلد از جلد وصول کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے

اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن خواتین و حضرات نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لیا اور وعدہ کے ساتھ ہی سو فیصدی ادائیگی بھی کر دی۔ ان کے نام بغرض دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے گئے حضور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے اموال میں برکت ڈالے۔ یہ نام اب روزنامہ الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ تاریخ میں ثبت ہو سکیں۔ جزاھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

صفِ سوم

نمبر شمار	نام معطی معہ مقام	رقم جو ادا کی گئی
۲۸۷	مکرم چوہدری غلام حسین صاحب پنجابی کمشن شاپ عویلیاں۔	۵۰۰-۰۰
۲۸۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ گروپ کیپٹن عبدالحی صاحب دارالصدر غربی ربوہ۔	۵۰۰-۰۰
۲۸۹	خاندان شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی سول لائن لاہور۔	۵۰۰-۰۰
۲۹۰	مکرم محمد اشرف صاحب چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔	۵۰۰-۰۰
۲۹۱	حاجی رحمت اللہ صاحب چک ۲۷۵ ر ب لائلپور۔	۵۰۰-۰۰
۲۹۲	محترمہ پروفیسر صادقہ رمضان صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۵۰۰-۰۰
۲۹۳	مکرم سیٹھ عبدالکریم صاحب مارٹن روڈ کراچی حال دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰۰-۰۰
۲۹۴	،، عبدالقدیر صاحب اکوٹنٹ واپڈا شاہدرہ	۵۰۰-۰۰
۲۹۵	،، قاضی محمد رمضان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ حافظ آباد۔	۶۰۰-۰۰
۲۹۶	،، شیخ سجاد احمد صاحب ساجد درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ ربوہ۔	۵۰۰-۰۰
۲۹۷	،، مرزا اکرم بیگ صاحب ساہیوال	۱۰۰۰-۰۰
۲۹۸	،، ملک سیف عالم خان صاحب وحدت کالونی لاہور۔	۵۰۰-۰۰
۲۹۹	،، میاں اکبر علی صاحب پرانی انارکلی لاہور۔	۵۰۰-۰۰
۳۰۰	،، حاجی مجتبیٰ احمد صاحب پشاور شہر۔	۷۰۰-۰۰
۳۰۱	،، مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار محلہ دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰-۰۰
۳۰۲	،، میاں محمد عالم صاحب ڈھوک رتہ راولپنڈی	۵۰۰-۰۰
۳۰۳	،، چوہدری عبدالستار صاحب منجانب والدین سمن آباد لاہور۔	۵۰۰-۰۰
۳۰۴	،، ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور۔	۵۰۰-۰۰
۳۰۵	،، راجہ علی محمد صاحب کینال پارک گلبرگ لاہور۔	۵۰۰-۰۰
۳۰۶	،، اہلیہ صاحبہ راجہ علی محمد صاحب کینال پارک گلبرگ لاہور۔	۵۰۰-۰۰

ٹرینڈ مالی کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک تجربہ کار ٹرینڈ مالی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ۔ رہائش کے لئے سکول کے احاطہ میں مکان مل سکے گا۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند درخواست اپنے حلقہ کے امیر یا صدر کی وساطت سے بنام مینیجر نصرت گرلز سکول ۳۰ ہجرت تک بھجوا دیں۔ جماعت سے تعلق نہ رکھنے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحی صاحب مجاہد امرتسری عرصہ تقریباً ایک ماہ سے درد شقیقہ کی وجہ سے سخت بیمار رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ محمود الرحمٰن گنج مغلپورہ۔

۲۔ عزیزم عبداللہ جاوید آف حافظ آباد گذشتہ دنوں بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ۱۳ ہجرت کو ان کا امتحان شروع ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (قریشی اشفاق احمد گوجرانوالہ چھاؤنی)

۳۔ میری خوشدامن صاحبہ بیوہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم ۲۴ کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی تھیں گو اب صحت بہتر ہے لیکن تا حال پسلیوں میں درد بدستور ہے اور بازو کا زخم بھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (شیخ محمود احمد سعید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۳۹

میں شاہدہ قدسیہ بنت مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے اہلیہ منصور احمد صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عارضی استانی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی مالیتی ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۲ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شاہدہ قدسیہ ایم اے کنری ضلع تھرپارکر
گواہ شد: سید سعید احمد زعیم انصاراللہ کنری۔
گواہ شد: عبدالباقی کنری۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۴۰

میں چوہدری نظام الدین ولد نبی بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۹۰ سال بیعت ۱۲ ۵/۶۰ ساکن چاہ درکھاں والا ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۷۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۴ کنال زمین واقع موضع مقصودہ چاہ درکھاں والا مالیتی -/۱۴۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری نظام الدین چاہ درکھاں والا موضع مقصودہ ڈاکخانہ چک نمبر ۳۳۵/10.B براستہ قطب پور ضلع ملتان۔
گواہ شد: محمد شفیع چاہ درکھاں والا ضلع ملتان
گواہ شد: کریم بخش معلم وقف جدید جہانیاں ضلع ملتان

مسل نمبر ۲۰۴۱

میں آمنہ بی بی زوجہ رائے عبدالرحمن صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۷۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے
۲۔ ایک انگوٹھی وزنی چار ماشے مالیتی ۶۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: آمنہ بی بی زوجہ رائے عبدالرحمن صاحب غلہ منڈی شیخوپورہ۔
گواہ شد: حکیم مرغوب اللہ شیخوپورہ
گواہ شد: رائے عبدالرحمن غلہ منڈی شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۴۲

میں مقبول بیگم زوجہ شیخ نادر علی صاحب قوم شیخ قانون گو۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۷۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) زیور طلائی وزنی ۲ تولے ۴ ماشے مالیتی ۳۴۵
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰
۳۔ سنگر مشین ۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مقبول بیگم دارالصدر غربی ب۔ ربوہ
گواہ شد: عبدالسلام بھٹی صدر مجلس موصیان دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: طاہر احمد ولد شیخ عبدالحق لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۴۳

میں جمیلہ شہناز بیگم زوجہ میاں عبدالخالق لدھیانوی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۷۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔ ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولے مالیتی ۔ ۸۷۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: جمیلہ شہناز بیگم 627/E اسلام آباد
گواہ شد: عبدالخالق لدھیانوی۔ اسلام آباد
گواہ شد: عبدالحق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۰۴۴

میں مس نصیرہ علیم بنت چوہدری علیم الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد۔ ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۷۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۷۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: مس نصیرہ علیم اسلام آباد
گواہ شد: عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد
گواہ شد: شریف احمد 7/34 G/C-3 683 ،

مسل نمبر ۲۰۴۵

میں ثریا بیگم زوجہ علم دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۷۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: ثریا بیگم دارالیمن ربوہ
گواہ شد: محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد: مہر دین دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۶

میں امۃ المجید زوجہ منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۷۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۵ تولے ۲½ ماشے مالیتی ۹۰۰ روپے
۳۔ مکان رہائشی واقع ربوہ ۲۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: امۃ المجید۔ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد: کیپٹن احمد دین نائب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد: محمد شفیع۔ صدر محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی واقع دارالصدر غربی۔ (الفردوس) تین بیڈ روم۔ جدید فیشن کے مطابق۔ وسیع ڈرائینگ روم و ڈائننگ روم، باورچی خانہ پینٹری سٹور روم۔ دو سائیڈ روم، سرونٹس کوارٹر تین طرف جالی دار برآمدہ۔ ہر بیڈ روم کے ساتھ باتھ روم۔ فلش سسٹم۔ چپس کا فرش نہایت پختہ اور خوبصورت۔ سوئی گیس کا مکمل انتظام۔ ضرورت مند احباب اس پتہ پر مل کر بالمشافہ بات چیت کریں۔

بیگم انور احمد عباسی
الفردوس۔ محلہ دارالصدر غربی الف۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کے تمام اہم مقامات اور شہروں میں اشاعت اسلام کے مراکز قائم ہونے چاہئیں

مساجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہوتی ہیں ان میں بیٹھ کر فضول باتیں کرنا سخت ناپسندیدہ امر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی میں دنیا کے تمام اہم مقامات اور شہروں میں ایسے تبلیغی مراکز قائم کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو خانہ کعبہ کی ظلیت میں اشاعتِ اسلام کے مراکز ہوں اور جہاں بیٹھ کر عباداتِ الٰہی کو قائم کیا جائے اور توحید کی اشاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو مخاطب کرتا اور انہیں فرماتا ہے کہ اے لوگو جو خانہ کعبہ کے شیدائی بنتے ہو۔ جو بیت اللہ کی محبت کا دم بھرتے ہو۔ تم ہر ایک چیز جو تمہیں پسند آتی ہے اس کی تصویر اپنے گھروں میں رکھنا پسند کرتے ہو۔ اگر کوئی پھل تمہیں پسند ہو تو تم اُسے اپنے گھر لاتے اور اپنے بیوی بچوں کو کھلانے کی کوشش کرتے ہو۔ جب تم بازار میں خربوزہ دیکھ کر اُسے اپنے گھر میں لاتے ہو۔ جب تم کسی اچھے نظارہ کو دیکھتے ہو تو اس کی تصویر کھینچتے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی دکھاتے ہو تو کیا وجہ ہے کیا سبب ہے اور اس میں کونسی معقولیت ہے کہ تم اپنے مونہوں سے تو خانہ کعبہ کی تعریفیں کرتے ہو اپنے مونہوں سے تو خانہ کعبہ کے احترام کا اظہار کرتے ہو لیکن تم ایک خربوزے کو تو گھر میں لانے کی کوشش کرتے ہو۔ تم تاج محل کو دیکھتے ہو تو اس کی تصویر لینے کی کوشش کرتے ہو مگر تم خانہ کعبہ کے ظل کو اپنے ملک اور اپنے علاقہ میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔

پس فرماتا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی اے بنی نوع انسان! ہم تم کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ تم بھی ابراہیمی مقام پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرو۔ یعنی ایسے مراکز بناؤ جو دین کی اشاعت کا کام دیں کیونکہ اس کے بغیر اسلام کی کامل اشاعت کبھی نہیں ہو سکتی۔

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اب بتاتا ہے کہ وہ مقام ابراہیم کیا چیز ہے؟ فرماتا ہے وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو بڑی پکی نصیحت کی تھی وَعَهِدَ بِہٖ کے معنے ہوتے ہیں اس نے فلاں کے ساتھ عہد کیا۔ لیکن عَهِدَ کے ساتھ جب اِلٰی کا صلہ آئے تو اس کے معنے ہوتے ہیں پکی نصیحت کرنا یا وصیت کرنا۔ پس فرماتا ہے وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو بار بار نصیحت کی تھی اور بار بار اس بات کی طرف توجہ دلائی اور تاکید کا حکم دیا اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک کرو اور اسے ہر قسم کے عیبوں اور خرابیوں سے بچاؤ۔ لِلطَّآئِفِیْنَ ان لوگوں کے لئے جو اس کے گرد طواف کرنے والے ہیں یا اُن لوگوں کے لئے جو اس جگہ بار بار آنے والے ہیں۔ وَالْعٰكِفِیْنَ اور ان لوگوں کے لئے جو اعتکاف کے لئے آئیں۔ یا اپنی زندگی وقف کر کے یہیں بیٹھ جائیں۔ طائفین وہ لوگ ہیں جو کبھی کبھی آئیں اور عاکفین وہ ہیں جو اپنی زندگی اس گھر کے لئے وقف کر دیں۔ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور ان لوگوں کے لئے جو خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے کھڑے رہتے ہیں اور اس کی فرمانبرداری میں اپنی ساری زندگی خرچ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو رکوع و سجود کرتے ہیں۔ اس جگہ رکوع و سجود سے ظاہری اور قلبی دونوں رکوع و سجود مراد ہیں۔ یعنی وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ سے وہ لوگ بھی مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنیوالے اور اس کے حضور رکوع اور سجدہ کرنے والے ہوں۔ اور وہ لوگ بھی مراد ہیں جو خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھنے والے ہوں اور جو اس کے کامل فرمانبردار ہوں اسی طرح تطہیر کے بھی دونوں مفہوم ہیں اس سے مراد ظاہری صفائی بھی ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مساجد کو صاف رکھو اور اس میں عود وغیرہ جلاتے رہو۔ اور اس سے باطنی صفائی بھی مراد ہو سکتی ہے۔ یعنی مسجد کی [illegible] کا خیال رکھو۔ اور اس میں بیٹھنے کے بعد لغویات سے کنارہ کش رہو۔ افسوس ہے کہ آج کل مساجد میں ذکر الٰہی کرنے کی بجائے لوگ اِدھر اُدھر کی گپیں ہانکتے رہتے ہیں حالانکہ مسجدیں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں بیشک ضرورت محسوس ہونے پر مذہبی، س[illegible] قضائی اور تمدنی امور پر بھی مساجد [illegible] کی جا سکتی ہے لیکن مساجد میں بیٹھ [illegible] ہانکنا اور اِدھر اُدھر کی فضول باتیں [illegible] سخت ناپسندیدہ امر ہے نوجوانوں [illegible] خصوصیت کے ساتھ اس بارہ میں محتاط رہنا چاہئیے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۶۹-۱۷۰)

اُمراء ضلع توجہ فرمائیں

(۱) آپ کے ضلع کی جماعتوں میں جو احمدی نوجوان مڈل سے میٹرک تک کی علمی قابلیت رکھتے ہوں اور موجودہ مشینی دور میں ڈرائیوری یا مکینک کا کام سیکھنے کا شوق رکھتے ہوں یعنی ٹریکٹر۔ کمبائینڈ۔ ہارویسٹر ٹیوب ویل اور موٹر وائنڈنگ وغیرہ کی ٹریننگ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کی فہرست حسب ذیل کوائف درج فرما کر نظارت ہذا کو جلد از جلد بھجوا دیں۔

نام عمر تعلیم مالی حالت

(۲) جن احمدی دوستوں کی ایسی ورکشاپس آپ کے ضلع میں ہیں اُن کے پتہ جات سے بھی مطلع فرمائیں۔

(۳) جو دوست مرمت ٹریکٹرز وغیرہ میں فنی لحاظ سے مہارت رکھتے ہوں اور مرکز میں ورکشاپ اور ٹریننگ سنٹر کھولنے کا خیال رکھتے ہوں اُن کے نام اور پتہ جات سے بھی مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر زراعت
صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وقفِ جدید کا چندہ دینے سے کوئی احمدی محروم نہیں رہنا چاہیئے

وقفِ جدید کی تحریک حضرت مصلح موعودؓ کی آخری اور جماعتی تنظیم و برکات کیلئے ایک بنیادی تحریک کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضورؓ نے اس کا ادنیٰ ترین معیار چھ روپے سالانہ صرف اسلئے مقرر فرمایا تا کہ کوئی بچہ، بوڑھا، مرد یا عورت اس سے محروم نہ رہے اور تمام افراد کو بلا امتیاز عمر اس میں شامل کرنیکا مقصد یہی ہے کہ ہر فرد۔ تربیت کی بنیادی منزلوں میں برابر کا شریک ہو اور وہ بوجھ جو جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کے سلسلے اٹھانا ہے۔ وقف جدید ہر شخص کو اس کیلئے تیار کرے

پس احباب کا فرض ہے کہ سلسلے کی اس بنیادی تحریک کو کسی پہلو سے کمزور نہ ہونے دیں بلکہ ہر رنگ میں اس کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ ہر بچہ۔ بوڑھا مرد اور عورت اس میں شریک ہو —— اور اگر اقتصادی مجبوری ہو تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بچوں کے گروپ بنا دیئے جاویں اور وہ بحیثیت گروپ اس میں شامل ہو جائیں۔

ناظم مال
وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

احباب محتاط رہیں

معلوم ہوا ہے کہ ایک نوجوان بعمر تقریباً ۲۳-۲۴ سال درمیانہ قد باریش خوبرو چہرہ اپنا نام حافظ منیر احمد بتاتا ہے اور آزاد کشمیر کا باشندہ ہے۔ اپنے آپ کو معلم وقف جدید ظاہر کر کے احباب جماعت سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا شخص وقف جدید کا معلم نہیں ہے احباب محتاط رہیں۔

(ایڈیشنل ناظم ارشاد)

21 MAY 70
581/ [illegible]
9949
PAKISTAN 2 PAISA